4135-کتاب "شیطانی آیات" کی روایات کی صحت

سوال

سلمان رشدی نے کتاب "شیطانی آیات" میں یہ کہا ہے کہ بعض قرآنی آیات مکہ میں جو تین مشہور و معروف اور محبوب رب سمجھے جاتے تھے ان کی موافقت نازل ہوئیں تاکہ وہ باقیوں کے قائد بن سکیں۔

تو یہ آیات منسوخ کردی گئیں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیات جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے نازل نہیں ہوئیں بلکہ شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا اور نبی صلی علیہ وسلم کو اس وقت اس کا علم بھی نہ ہوسکا۔

تو کیا یہ صحیح ہے؟ اور اگر اس میں کچھ تھوڑی بہت صحت کی نسبت پائی جاتی ہے تو وہ کیا نسبت ہے؟

گزارش ہے کہ جو کچھ ہوا اس کی حقیقی روایت ذکر کریں۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

یہ کلام ایک باطل روایت پر مبنی ہے جسے ابن
کثیر وغیرہ نے نقل کیا ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت
ہی نہیں، وہ ہم ذیل میں ذکر کررہے ہیں:

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین پر سورۃ النجم پڑھی اور جب اس آیت .{افرایتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری}.(کیا تم نے لات اور عزی کو دیکھا اور منات تیسرے پچھلے کو) شیطان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر یہ قول جاری کردیا (تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھم لترتجی) یہ بلند وجمیل ہیں اور ان کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔

جب کفار نے ان تین بتوں کی یہ مدح وتعریف سنی تو وہ سب سجدہ میں گر گئے۔

تو یہ روایت کئی ایک وجوہ کی بنا پر باطل ہے:

1–اس کی سندیں واھی ہیں جو کہ صحیح نہیں۔

2–یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ رسالت میں معصوم ہیں ۔

3–اگر یہ اثر بالفرض صحیح بھی ہو تو علماء نے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ اس اشیاء
میں سے ہے جو کہ شیطان نے کفار کے کانوں میں ڈال دیا تھا نہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبان پر کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔

آپ سورۃ الحج آیت نمبر (52) کی تفسیر میں ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کا اس پر رد
کی گئی کلام کا ملاحظہ کریں ۔

واللہ تعالی اعلم .